سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: فضائلِ عشرۂ ذی الحجّہ

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاون: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۸

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

00971559421541:

00923458090612 :

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء

فضائلِ عشرۂ ذی الحجّہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

افضل ترین ایّام

برادرانِ اسلام! خالقِ کائنات جَلّ جلالہ کا مخلوق پر بے انتہاء لُطف وکرم، مہربانی واحسان ہے، کہ اُس نے دنیاوی نعمتوں کے ساتھ ساتھ بھلائی کے لیے رہنمائی بھی فرمائی، اور کچھ ایسے اوقات مہیا کیے جن میں ہم اپنی آخرت کے لیے زیادہ سے زیادہ نیکیاں سمیٹ سکتے ہیں، انہی اوقات میں سے ایک ذوالحجہ کا مہینہ بھی ہے، جس میں بہت سی بھلائیاں جمع فرمادی ہیں، اور پھر ماہِ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن تو انتہائی افضل واعلیٰ ہیں، ان دِنوں کو رب تعالی نے بڑی برکتوں سے نوازا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالْفَجْرِ ۞ وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾[1] "اِس صبح اور اِن دس راتوں کی قسم!" مفسرینِ کرام ان آیاتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "فجر سے مُراد تو

(۱) پ۳۰، الفجر: ۱، ۲.

صبح کی نماز ہے؛ کیونکہ اس وقت رات ودن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں، یا صبحِ صادق کا وقت مُراد ہے کہ اس وقت تمام مخلوق اللہ کا ذکر کرتی ہے، اور دس راتوں سے مُراد ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن اور راتیں ہیں؛ کہ ان میں حج کے اَرکان ادا کیے جاتے ہیں"[1]۔ لہٰذا یہ ایام بہت ہی افضل وعظمت والے ہیں، ان مبارک ایام میں اعمالِ صالحہ کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی ہے؛ تاکہ یہ مبارک گھڑیاں ہمارے لیے بخشش ومغفرت کا سبب بن جائیں۔ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ، جس میں حج کیا جاتا ہے، اس کے فضائل بیان کرتے ہوئے مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أفضلُ أيّام الدُّنيا أيّامُ العَشر»[2] "دنیا کے دنوں میں افضل ترین عشرۂ ذی الحجّہ کے دن ہیں"۔

عشرۂ ذی الحجہ کی خصوصیات

عزیزانِ محترم! عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ اس کا نَواں دن یومِ عرفہ ہے، یہ وہی دن ہے جب اللہ تعالی نے دینِ اسلام کی تکمیل فرمائی، اور اہلِ اسلام پر اپنی نعمت کو پورا فرمایا۔ یہی وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالی کثرت سے گنہگاروں کو جہنم کی آگ سے آزادی عطا فرماتا ہے، سرکارِ دوجہاں ﷺ نے فرمایا: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْداً مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ»[3] "اللہ تعالی یومِ عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں فرماتا"۔ لہذا ہر مسلمان کو عشرۂ ذی الحجہ کی قدر کرتے ہوئے، زیادہ سے زیادہ حصولِ ثواب کی کوشش کرنی چاہیے۔

---

(۲) "تفسیر نور العرفان" پ۳۰، سورۃ الفجر، زیرِ آیت:۱، ۲، ص۹۷۸۔

(۳) "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" كتاب الأضاحي، ر: ٥٩٣٣، ٤/ ٤.

(١) "صحيح مسلم" باب فضل يوم عرفة، ر: ٣٢٨٨، صـ٥٦٧.

حضراتِ گرامی قدر! انہی افضل ایّام میں سے ایک عید کا دن بھی ہے، یہ دن بہت ہی سعاد تمندی، مسرّت وخوشی اور اللہ ورسول کی فرمانبرداری کا دن ہے، اور بلاشبہ یہ عیدِ قربان کا مبارک دن ہے، جو اللہ تعالی کے ہاں عظیم ترین دن ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إنَّ أَعْظَمَ الأيّامِ عِنْدَ الله يَوْمُ النَّحْرِ»[1] "یقیناً اللہ تعالی کے ہاں عظیم تر دن دسویں ذی الحجہ (قربانی) کا دن ہے"۔ مسلمان عیدوں میں اللہ تعالی کی توفیق سے احسن انداز میں اس کی فرمانبرداری کے اعمال بجالاتے ہیں، اور اللہ تعالی نے جو اپنے مؤمن بندوں سے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے، اس مغفرت کو پاکر سعاد تمند بن جاتے ہیں۔ قربانی ٔعید اللہ تعالی کی اسی نعمت کے شکرانہ کا ایک انداز ہے، ہم آج کے دن اللہ تعالی کے اسی وعدہ وعزّت وتکریم کو پانے کے لیے حاضر ہیں، یقیناً یہ مغفرتِ کبریٰ خصوصاً اس کے لیے ہے جس نے اللہ تعالی کے پاک گھر کی زیارت کا شرف حاصل کیا، یا اس عشرۂ ذی الحجہ میں اللہ تعالی کی خوب عبادت کی، بالخصوص نویں ذی الحجہ یومِ عرفہ کا روزہ رکھا، جس حاجی نے عرفات میں وقوف کرلیا وہ کامیاب ہوگیا، وہ اپنے گناہوں کی گندگیوں سے پاک وصاف ہوکر لوٹتا ہے، اللہ تعالی کی رحمتوں کو حاصل کرتا ہے، منیٰ میں شیطان کو کنکریاں مارنے کے لیے مشقتیں برداشت کرتا ہے، بیت اللہ شریف کا طواف اور صفاومروہ کی سعی کی سعادت حاصل کرتا ہے، ایسے شخص کو رحمت کے فرشتے گھیرے رہتے ہیں، اس پر نور اور برکتوں کی برسات ہوتی رہتی ہے۔

نیز وہ شخص بھی مبارکباد کا مستحق ہے، جس نے حاجیوں کی طرح اس عشرۂ ذی الحجہ میں دن کو روزہ رکھا، اور رات عبادتِ الٰہی میں بسر کی؛ کہ وہ اللہ تعالی کی

---

(٢) "سنن أبي داود" كتاب المناسك، [باب] ر: ١٧٦٥، صـ٢٥٩.

عبادت کے ذریعے اس کی رضا کا طلبگار ہے، اس کی طرف سے اپنی مغفرت کی امید رکھتا ہے، اور ہدایت پر استقامت کی دعا کر رہا ہے۔

عشرۂ ذی الحجہ کیسے گزارنا چاہیے؟

عزیزانِ مَن! ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں اعمالِ صالحہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کو بہت پسندیدہ ہیں، ان کا ثواب بہت زیادہ ہے، رَحمتِ عالمیان ﷺ نے اِن مبارک ایام کی اہمیت کے پیشِ نظر ہمیں اِن دنوں میں نیک اعمال کی خصوصیت کے ساتھ تاکید فرمائی ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ الْعَشْرِ»[1] "اللہ تعالی کے ہاں ذو الحجۃ الحرام کے ابتدائی دس دنوں سے بڑھ کر کسی اَور دن کا عمل زیادہ پسندیدہ نہیں"۔

اس حدیثِ پاک میں موجود «العملُ الصّالحُ» ایسے الفاظ ہیں جو کسی مخصوص عبادت کے لیے نہیں، بلکہ ہر اُس عملِ نیک کو شامل ہیں، جو انسان کی استطاعت میں ہو، اور اسے اپنے رب سے قریب کر دے، اللہ عزّوجلّ سے قربت کا ذریعہ فرائض وواجبات کی پابندی، اور مستحبات ونوافل کی کثرت ہے۔ حدیثِ قدسی میں ارشاد ہوتا ہے: «وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّه»[2] "میرا بندہ ایسی چیز کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے پسند ہے اور میں نے اس پر فرض کر

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الصّوم، ر: ٧٥٧، صـ١٩١.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، ر: ٦٥٠٢، صـ١١٢٧.

رکھی ہے، بلکہ میرا بندہ نوافل کی کثرت کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں"۔

ایک اَور حدیثِ مبارک میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ عَمَلٍ أَزْكَى عِنْدَ الله ﷻ، وَلَا أَعْظَمَ أَجراً مِنْ خَيرٍ يَعْمَلُهُ فِي عَشْرِ الأَضْحَى»[1] "قربانی کے عَشرے میں جو نیک عمل کیا جائے، اللہ تعالی کے ہاں اس سے بڑھ کر پاکیزہ اور زیادہ اجر وثواب والا کوئی عمل نہیں"۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان مبارک اوقات کو غنیمت جانے، اور ان میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال انجام دے، اللہ تعالی کی فرمانبرداری، اس کے ذکر، روزوں اور صدَقات وخیرات کی کثرت کرے۔

قُربِ الٰہی کا اہم ذریعہ

عزیزانِ گرامی قدر! نماز دین کا سُتون اور ارکانِ اسلام میں سے دوسرا اہم رُکن ہے، اِس کی اَہمیت دیگر اسلامی عبادات سے منفرِد ونمایاں ہے، نماز ہی وہ عظیم عبادت ہے، جس کی تاکید تمام عبادات میں سب سے زیادہ کی گئی ہے، تمام دینی اَحکام میں سب سے زیادہ اسی کو عظیم تر قرار دیا گیا ہے، یہ وہ فریضہ ہے جو فرض ہونے کے بعد کسی حالت میں کبھی بھی کسی مسلمان سے ساقط یعنی مُعاف نہیں ہوتا، یہی وہ اَہم عبادت ہے جو بندۂ مؤمن کو اللہ تعالی کے قریب کرتی ہے، لہٰذا اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کا حکم ارشاد فرمایا: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾[2] "نگہبانی کرو سب نمازوں کی، اور بطور خاص بیچ کی نماز کی، اور اللہ تعالی کے حضور ادب سے کھڑے ہو!"۔

---

(۱) "سنن الدارمي" باب في فضل العمل في العشر، ر: ١٧٧٤، ٢/ ٤١.
(۲) پ۲، البقرة: ٢٣٨.

۹ذوالحجہ کا روزہ قُربِ الٰہی کا ایک ذریعہ ہے

عزیزانِ محترم! اِن مبارک ایام میں دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ خصوصًا ذی الحجہ کو روزہ رکھنا بھی مستحب اور باعثِ اجر و ثواب ہے، حضرتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: «كَانَ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّة، وَيَوْمَ عَاشُورَاء، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنْ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسِ»[۱] "حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ۹ ذی الحجہ، عاشورہ، ہر مہینے کے تین دن اور ہر ماہ کے ابتدائی پیر وجمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے"۔ اس دن روزہ رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے، اور یہ دو سال کے گناہوں کا کفّارہ بھی ہے، حضرت سیّدنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ»[۲] "یومِ عرفہ کے روزہ کے بارے میں مجھے اللہ تعالی سے امید ہے، کہ اگلے اور پچھلے دو سال کے گناہ مُعاف فرمائے گا"۔

ایمان کی پختگی

حضراتِ ذی وقار! اِن مبارک ایام میں مستحب ہے کہ کثرت سے صدقہ وخیرات کیا جائے؛ کہ صدقہ ایمان کی پختگی کی دلیل ہے، اس کے ذریعہ قربِ الٰہی حاصل کرنے کی رغبت ہوتی ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الصَّدَقَةُ بُرْهَان»[۳] "صدقہ دلیل ہے"۔

---

(١) "سنن أبي داود" باب في صوم العشر، ر: ٢٤٣٧، صـ٣٥٣.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الصيام، ر: ٢٧٤٦، صـ٤٧٧.

(١) "صحيح مسلم" باب فضل الوضوء، ر: ٥٣٤، صـ١١٤.

اسی طرح کثرت سے اللہ تعالی کا ذکر کیا جائے، رب تعالی فرماتا ہے:
﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ﴾[1] "وہ مقرّرہ دنوں میں خصوصیّت کے ساتھ اللہ کو یاد کریں"۔ وہ مقرّرہ دن یہی ذو الحجّہ کے ابتدائی دس دن ہیں، جیسا کہ حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا[2]۔

سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِن ایام میں ذکرُ اللہ کے بارے میں فرمایا:
«مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ الله، وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيهِنّ، مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ الْعَشْر، فَأَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ»[3] "ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی قدر و منزلت سے بڑھ کر کوئی اَور دن نہیں، نہ ان ایام کی نیکی سے بڑھ کر کوئی اَور نیکی ہے، لہذا اِن ایام میں "لا الہ الّا اللہ"، "اللہ اکبر" اور "الحمدللہ" کی کثرت کرو!"۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! صبح و شام، چلتے پھرتے، صحت و بیماری، گھر میں اور باہر، سفر و حضر، کھاتے پیتے وقت، الغرض ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہنا چاہیے؛ کہ اس کے سبب اللہ تعالی بندے کے گناہوں کو بخش دیتا ہے، لہٰذا ہم تمام مسلمانوں پر بھی لازم ہے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں، تلاوتِ قرآن کریں، علمِ دین کی مجالس میں شرکت کریں، رشتہ داروں سے حسنِ سلوک اور پڑوسیوں سے اچھے تعلّقات قائم رکھیں، اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش

---

(٣) پ١٧، الحجّ: ٢٨.

(٤) "صحيح البخاري" كتاب العيدَين، صـ١٥٦.

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمر ...إلخ، ر: ٥٤٤٧، ٢/ ٣٦٥.

آئیں، کہ یہ اللہ تعالی کے ہاں بہت پسندیدہ عمل ہیں، بالخصوص ماہِ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں؛ تاکہ ان لمحات کی بھی خوب برکتیں حاصل ہوسکیں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اِن مبارک ایام میں خصوصیّت کے ساتھ اپنی عبادت کی توفیق عطا فرما، اپنے ذکر اور دیگر نیک اعمال کی کثرت کرنے کا جذبہ اور سوچ عنایت فرما، اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک اور بھلائی سے پیش آنے کی توفیق مَرحمت فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.